REGD NO. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نمبر ۶۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم یکشنبہ ۲۹ ذی قعدہ ۱۳۷۸ھ

فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۴۸/۱۳ | احسان ۱۳۳۸ھش ۷ جون ۱۹۵۹ء | نمبر ۱۳۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت اور درازیٔ عمر کیلئے انڈونیشیا میں پُرسوز دعائیں اور صدقات

جاکرتہ (بذریعہ ڈاک) مکرم جناب سید شاہ محمد صاحب رئیس التبلیغ انڈونیشیا حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کے نام اپنے خط محررہ ۲۶ مئی میں اطلاع دیتے ہیں کہ انڈونیشیا کی جماعت ہائے احمدیہ کے احباب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام کے ساتھ انفرادی اور اجتماعی دعاؤں میں مصروف ہیں۔ نیز صدقات دینے کے علاوہ روزے رکھنے اور نماز تہجد کی ادائیگی کا سلسلہ بھی جاری ہے۔ مورخہ ۲۳ مئی کو جاکرتہ میں دو بکرے بطور صدقہ ذبح کئے گئے۔ علاوہ ازیں احباب جماعت نے بھاری رقوم بطور صدقہ جمع کرائیں۔ اس طرح ڈیڑھ ہزار روپے کے قریب رقم غرباء میں تقسیم کی گئی۔ ۲۳ مئی کی رات کو نماز عشاء کے بعد درد و الحاح کے ساتھ اجتماعی دعا کی گئی جس میں ۲½ صد کے قریب احباب جماعت اور خواتین شریک ہوئیں۔ اسی شب نماز تہجد بھی ادا کی گئی جس میں ایک صد مرد اور تیس کے قریب عورتیں شریک ہوئیں۔ تہجد کی باجماعت نماز مسلسل ڈیڑھ گھنٹے تک ادا کی گئی۔ اس روز انڈونیشیا کی دیگر جماعتوں میں بھی نماز تہجد ادا کرنے کی تحریک کی گئی تھی اسی طرح سوموار اور جمعرات کو احمدی احباب مرد اور خواتین روزے بھی رکھ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جماعت کی ان متضرعانہ دعاؤں کو قبول فرمائے اور حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ کام والی بے حد لمبی زندگی عطا فرمائے۔ آمین۔

اخبار احمدیہ

— ربوہ ۶ جون۔ کل یہاں نماز جمعہ امیر مقامی مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی اور دعا کی اہمیت پر خطبہ دیا۔

— محترم خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب کو پانچ چھ دن سے روزانہ تیز بخار ہو جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے کمزوری بڑھ گئی ہے۔ احباب خاص توجہ سے دعائے صحت کریں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

کل دن بھر طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے عام طور پر بہتر رہی

— از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب لاہور —

لاہور ۶ جون (بذریعہ فون) کل دن بھر حضور اقدس کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے عام طور پر بہتر رہی۔ البتہ گرمی کے باعث کچھ بے چینی رہی۔ نقرس کی تکلیف میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے کافی فرق ہے۔ رات نیند بھی اچھی آگئی۔

احباب کرام حضور کی کامل شفایابی کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

خاکسار: (ڈاکٹر) مرزا منور احمد

بوقت ۸ بجے صبح ۔ لاہور ۶ جون ۱۹۵۹ء

قبائلیوں کے لئے ۶ ہزار ایکڑ زمین

بہاولپور ۶ جون۔ کمشنر بہاولپور ڈویژن مسٹر ایم۔ ایچ زبیری نے یہاں اخباری نمائندوں سے بات چیت کے دوران بتایا کہ بہاولپور کے ڈویژنل حکام نے نہر عباسیہ کے قریب قبائلیوں کے لئے ۶ ہزار ایکڑ زمین مختص کی ہے۔ مسٹر زبیری نے کہا اس میں سے نصف زمین ضلع ڈیرہ غازیخاں کے غیر مشمولہ علاقوں کے قبائلیوں کو دی جائے گی۔ اور باقی زمین پشاور اور ڈیرہ اسمٰعیل خاں کے اضلاع کے آباد علاقوں کے قبائلیوں کو الاٹ کی جائے گی۔ پچھلے سال شمال مغربی سرحدی ایجنسیوں کے قبائلیوں کو دس ہزار ایکڑ زمین دی گئی تھی۔

لاہور کا سب سے گرم دن

لاہور ۶ جون۔ کل صوبائی دارالحکومت میں گرمی اور زیادہ بڑھ گئی۔ جبکہ درجہ حرارت ایک سو تیرہ (۱۱۲٫۸) ڈگری تک پہنچ گیا۔ جو اس سال ابھی تک سب سے زیادہ ٹمپریچر ہے صوبہ کے باقی حصوں میں بھی کل شدید گرمی پڑی۔ سب سے زیادہ ٹمپریچر ۱۲۲ درجے جیکب آباد میں تھا۔

سٹرلنگ علاقہ سے عراق کی علیحدگی

بغداد ۶ جون۔ عراق کے وزیراعظم بریگیڈیر عبدالکریم قاسم نے گزشتہ شب انجینئروں کی کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے اعلان کیا کہ عراق نے سٹرلنگ علاقہ سے الگ ہو جانے کا فیصلہ کیا ہے انہوں نے کہا کہ اس سلسلہ میں برطانیہ سے بات چیت اب آخری مرحلے میں ہے۔ آئندہ عراق کو اپنے دینار پر ہی انحصار کرنا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ عراق برطانیہ سے ہمیشہ دوستانہ تعلقات رکھے گا۔

عیدالاضحیہ پر چینی کا زائد کوٹہ

لاہور ۶ جون۔ ایک سرکاری اعلان کے مطابق مغربی پاکستان میں تمام راشن کارڈ ہولڈروں کو عیدالاضحیہ کے سلسلے میں دو ہفتے کی زائد چینی دی جائے گی۔ یہ چینی ۷ جون سے ۲۰ جون کے درمیان کسی بھی تاریخ کو حاصل کی جا سکتی ہے۔

محترم جناب شیخ بشیر احمد صاحب نے ہائیکورٹ کے ایڈیشنل جج کے عہدے کا حلف اٹھا لیا

لاہور ۶ جون۔ محترم جناب شیخ بشیر احمد صاحب نے کل مورخہ ۵ جون بروز جمعہ مغربی پاکستان ہائی کورٹ کے ایڈیشنل جج کے عہدہ کا حلف اٹھایا۔ حلف مغربی پاکستان ہائی کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس ایم۔ آر کیانی نے اٹھوایا۔

الفضل ۷ ضمیمہ | ۷ کی بجائے مورخہ ۷ جون ۱۹۵۹ء بروز اتوار الفضل کا ضمیمہ شائع ہوگا۔ قارئین اور ایجنٹ صاحبان نوٹ فرمالیں

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ - مورخہ ۷ جون ۱۹۵۹ء

منزلِ ما دُور نیست

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کو اسلام سے جو عشق ہے۔ اس کا تھوڑا سا تصور آپ کے ان دو پیغاموں سے کیا جا سکتا ہے۔ جو آپ نے حال ہی میں جماعت کے نام شائع فرمائے ہیں۔ ان پیغامات کا حرف حرف اس امر پر دال ہے کہ آپ کی زندگی (اللھم زد فزد) کا مقصد اسلام کی خدمت کے سوا اور کچھ نہیں۔ ان پیغامات سے واضح ہوتا ہے۔ کہ آپ نے اپنی ہر سانس اسلام اور حضرت اسلام کے لئے وقف کر رکھی ہے۔ آپ ایک سانس بھی ایسی نہیں لینا چاہتے۔ جو توحید باری تعالےٰ اور سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اشاعت و تبلیغ میں نہ صرف ہو۔

جب آپ بظاہر بیماری کا علاج کرانے کے لئے یورپ تشریف لے گئے۔ تو اس وقت بھی آپ نے اپنی بیماری کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنے سفر کا ماحصل تبلیغ اسلام کو ہی بتایا تھا۔ چنانچہ آپ نے کراچی سے جو پیغام جماعت کے نام بھیجا۔ اس کو پڑھ کر انصاف پسند اہل علم حضرات بھی آپ کی اولوالعزمی اور عشق اسلام پر عش عش کر اٹھے تھے۔ اور پھر آپ کے عمل نے حرف حرف کی تائید کر دی۔ یورپ میں جو تبلیغی کام کو آپ نے تقویت دی وہ بے نظیر ہے۔

ہم نے یہاں ابھی تک صرف آپ کے پیغامات کا ذکر کیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ پیغامات ایسے ہیں کہ ان کو پڑھ کر ہر انسان یہ اندازہ کر سکتا ہے۔ کہ یہ (نعوذ باللہ) محض دیوانہ کی بڑ یا خالی لاف زنی نہیں ہے بلکہ ان پیغامات میں آپ کی حقیقی روح جلوہ آرا ہے۔ اور ہر لفظ آپ کی صداقت بیانی پر بولتا ہوا گواہ ہے۔ جس سے متاثر نہ ہونا ممکن ہی نہیں۔ آپ کے بیان کی سادگی اور تصنع سے بریت خود ہی حرف حرف کو دل میں اتارتی چلی جاتی ہے۔

مقصد یہ ہے کہ ان پیغامات سے ہی حقیقت حال پر روشنی پڑ جاتی ہے۔ اور ہر فقرہ گویا زبان حال سے پکار رہا ہے کہ

حاصل عمر نثار رہ یارے کردم
شادم از زندگی خویش کہ کارے کردم

یہاں ہم تحدیث نعمت کی غرض سے ان دونوں پیغامات میں سے کچھ عبارتیں نقل کرتے ہیں تاکہ احباب کی یاد دہانی ہو۔ اور وہ ان آیات کو اپنے سامنے رکھ کر اپنی زندگی کے لائحہ عمل کو درست کریں۔ اور محسوس کریں کہ ان کا احمدیت کو قبول کرنا کیا معنے رکھتا ہے۔ اور احمدی ہونے کے کیا تقاضے ہیں۔ حضور فرماتے ہیں۔

"اے عزیزو! ۱۹۱۴ء میں خدا تعالےٰ نے اپنے دین کی خدمت کا بوجھ مجھ پر رکھا تھا۔ اور میری پیدائش سے بھی پہلے حضرت مسیح موعود کے ذریعہ میری خبر دی تھی میں تو ایک ذلیل اور حقیر کیڑا ہوں یہ محض خدا تعالےٰ کا فضل تھا۔ کہ اس نے مجھے نوازا۔ اور میرے ذریعہ سے اسلام کو دنیا میں قائم کیا۔ جس خدا نے میرے جیسے حقیر انسان کے ذریعہ سے دنیا میں اسلام کو قائم کیا۔ میں اسی خدا کے قدموں کا دامن پکڑ کر اس سے التجا کرتا ہوں کہ وہ اسلام کو برتری بخشے اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو جو اگلے جہان میں ساری دنیا کے سردار ہیں۔ اس جہان میں بھی ساری دنیا کا سردار بنائے۔ بلکہ ان کے خدام کو بھی ساری دنیا کا بادشاہ بنائے۔ مگر نیکی اور تقوےٰ کے ساتھ نہ کہ ظلم کے ساتھ۔ توحید دنیا سے غائب ہے۔ خدا کرے کہ پھر توحید کا پرچم اونچا ہو جائے۔ اور جس طرح خدا تعالیٰ غالب ہے۔ اسی طرح اس کا جھنڈا بھی دنیا میں غالب رہے۔ اور اسلام اور احمدیت دنیا میں توحید اور تقوےٰ اور اسلام کی عظمت پھر دنیا میں قائم کر دیں۔ اور قیامت تک قائم رکھتے چلے جائیں۔ یہاں تک کہ وہ وقت آجائے کہ خدا کے فرشتے آسمان سے نازل ہو کر خدا کے بندوں کی روحوں کو بلند کر کے آسمان پر لے جائیں اور ان میں ایک ایسا مضبوط رشتہ قائم کر دیں۔ جو ابد تک نہ ٹوٹے۔

آمین ثم آمین

(الفضل ۲۰ مئی ۱۹۵۹ء)

ایک احمدی کے لئے ان عبارتوں پر زیادہ غور کرنے کی ضرورت نہیں۔ یہ الفاظ ایسے ہیں کہ حقیقت یہ ہے کہ یہ الفاظ ہر احمدی کے دل کی آواز ہیں۔ اور حضور ایدہ اللہ تعالےٰ ایسے سادہ اور پُر اثر انداز الفاظ اس لئے نوک قلم پر لا سکے ہیں۔ کہ ان کا دل ایک سچے احمدی کا دل ہے۔ ان کی زبان ایک سچے احمدی کی زبان ہے۔ اور ان کا ہاتھ ایک سچے احمدی کا ہاتھ ہے۔ وہ دل وہ زبان اور وہ ہاتھ جو صبغۃ اللہ میں غرق ہیں جن کو اللہ تعالےٰ نے اپنا ہتھیار بنا لیا ہے۔ تاکہ اپنے دین کی جدوجہد کو کامرانی سے سرفراز کرے۔ اس لئے ضرور ہے کہ یہ ہر سچے احمدی کے دل کی آواز ہوں اور ہر سچے احمدی کی زبان سے نکلیں۔ اور ہر سچے احمدی کی نوک قلم سے رقم ہوں۔ اور یہ عالم ہو کہ ؎

دیکھنا تقریر کی لذت کہ جو اس نے کہا
میں نے یہ جانا کہ گویا یہ بھی میرے دل میں ہے

ہر احمدی سمجھتا ہے کہ ان سادہ الفاظ میں اتنی تاثیر کیوں ہے؟ ان میں اس لئے تاثیر ہے کہ یہ خالی کھوکھلی کسی بے عمل کی بلند خیالیاں نہیں ہیں۔ بلکہ یہ ایک ایسے انسان کے دل سے نکلے ہوئے ہیں۔ جس نے اپنی عمر کا ہر لحظہ اس کام میں صرف کر دیا ہے۔ جس کام کی طرف وہ احمدیوں کو بلاتا چلا گیا ہے۔ یہ اس جرنیل کے الفاظ ہیں جو اپنی فوج کو ہلہ بولنے کا حکم دینے سے پہلے خود میدان کارزار میں کود پڑتا ہے۔

یہ الفاظ اسی طرح پُر تاثیر ہیں جس طرح طارق جیسے جرنیل کے الفاظ یا نپولین کے الفاظ پُر تاثیر ہیں۔ جو انہوں نے حملے سے پہلے اپنی فوجوں سے خطاب کئے۔ یہ کسی الفاظ کے غازی کے الفاظ نہیں۔ بلکہ ایک کردار کے غازی کے الفاظ ہیں۔ اس جرنیل کے الفاظ ہیں۔ جو میدان کارزار میں کھڑا ہو کر سب سے پہلے اپنے آپ کو دشمن کے تیروں کی آماجگاہ بناتا ہے۔ یہ ایسے انسان کے الفاظ ہیں جو یلغار کرتا ہوا اپنے ساتھیوں کو للکارتا چلا جاتا ہے۔ کہ آؤ میرے پیچھے چلے چلے آؤ۔ فتح ہماری ہے۔ یہ ایک فتح مند جرنیل کے الفاظ ہیں جو ہارنا جانتا ہی نہیں۔ جو علی وجہ البصیرت ایمان رکھتا ہے کہ اسلام ہی غالب آئے گا۔

سچی بات یہ ہے کہ آج حق و باطل کا سخت معرکہ گرم ہے۔ اسلام کی فوجیں ایک مدت سے دل ہار کر اور پاؤں توڑ کر بیٹھ گئی ہیں۔ باطل پورے ساز و سامان کے ساتھ حملہ آور ہو رہا ہے۔ اور عفریتی لشکر دنیا کے تمام کناروں پر خیمہ زن ہے۔ اور چاروں طرف اپنے دستے بڑھا رہا ہے۔

اللہ تعالےٰ نے اس امڈتے ہوئے طوفان کو آسمانوں پر دیکھا ہے۔ اس لئے اس نے اپنے وعدہ کے مطابق اسلام کی کمک کے لئے اپنے موعودہ مسیح کو جس کو اسلامی لشکر کی کمان سونپی بھیجدیا۔ اور آپ کے ساتھ بڑے بڑے جرنیل بھی بھیجے۔ ان میں سے سب سے بڑا جرنیل جس کی فوج ظفر موج میں ہم جیسے کمزور بھی شامل ہو گئے ہیں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ ہیں جو ہمیں للکارتا ہوا۔ باطل کی صفوں کو چیر کر ہر جانب سے چیر کر بڑھتا چلا جاتا ہے۔ یہی للکار ہے۔ جو آپ کے پیغامات میں ہمیں سنائی دیتی ہے۔ جو تاثیر سے بھری ہے۔ اور جو ہمارے قدموں کو بھی تیز کر رہی ہے۔ احمدی اپنی کمروں کو سنبھالتے ہوئے تمام کناروں پر باطل سے نبرد آزما ہو رہے ہیں۔ اور عالم یہ ہے۔ کہ ایک ایک احمدی لاکھوں نہیں کروڑوں کے مقابل تن کر کھڑا ہے۔ کھڑا نہیں آہستہ مگر یقینی قدم کے ساتھ باطل کو دباتا ہوا چلا جاتا ہے۔ تاریک فضائیں اس کی تیغ دلیل کی چمک سے روشن ہو رہی ہیں۔ اندھیروں کے بت منہ کے بل گر رہے ہیں۔

احمدیو! بڑھتے چلے جاؤ بڑھتے چلے جاؤ آج تم ایک اولوالعزم جرنیل کے پیچھے لڑ رہے ہو۔ اسلام کی فتح اور اس کی زندگی کی بڑھوتی کے لئے دعائیں کرتے ہوئے بڑھتے چلے جاؤ فتح ہماری ہے۔ اللہ تعالےٰ آسمان پر اپنے فرشتوں کو کہہ رہا ہے۔ کہ جاؤ نگ عالم میں پکار دو۔

انی اجیب دعوۃ الداع
نصر من اللہ و فتح قریب

جامعہ نُصرت ربوہ میں داخلہ

جامعہ نصرت برائے خواتین میں فرسٹ ایر آرٹس کا داخلہ ۱۱ جون ۱۹۵۹ء سے شروع ہوگا۔ اور ۲۰ جون تک جاری رہے گا۔ امیدوار طالبات کے فارم داخلہ بمعہ کیریکٹر اور پروویژنل سرٹیفکیٹ ۸ جون تک دفتر ہذا میں پہونچ جانے چاہئیں۔ انٹرویو مقررہ تاریخوں میں ۸ بجے قبل دوپہر ہوا کرے گا۔ فارم داخلہ کالج آفس سے دستیاب ہو سکتے ہیں

پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ

چیزیں پائی جاتی ہیں وہ سب کی سب خدا تعالیٰ نے بنی نوع انسان کے مشترکہ فائدہ کے لئے پیدا کی ہیں۔ کسی ایک فرد کے لئے مخصوص نہیں کی گئیں۔ اور چونکہ ہر قسم کی دولت جو دنیا میں حاصل کی جاتی ہے دوسرے لوگوں کی مدد سے حاصل کی جاتی ہے۔ اور مزدور کی مزدوری ادا کرنے کے بعد بھی دولتمند کے مال میں اُن کا حق باقی رہ جاتا ہے اسلئے اسلام نے زکوٰۃ کا حکم دیا ہے۔ تاکہ انسانی اموال دوسروں کے حقوق کی ملونی سے پاک ہو جائیں۔ مثلاً ایک کان کا مالک اگر ان تمام مزدوروں کو جو کان میں کام کرتے ہیں ان کی پوری مزدوری بھی ادا کر دے تب بھی وہ جو کچھ ادا کرے گا وہ ان کی اجرت ہوگی۔ حالانکہ قرآنی تعلیم کے مطابق وہ لوگ بھی اس کان میں حصہ دار تھے۔ پس مزدوری ادا کرنے کے بعد بھی وہ حقِ ملکیت جو مزدوروں کو حاصل تھا ادا نہیں ہوتا۔ اس کی ادائیگی کی ایک صورت یہ ہو سکتی ہے کہ ان مزدوروں کو کچھ زائد رقم دیدی جاتی۔ مگر اس طرح بھی ان چند مزدوروں کا حق تو ادا ہو جاتا جو وہاں کام کر رہے ہیں لیکن باقی دنیا جو اس میں انہی کی طرح حصہ دار تھی اپنا حق حاصل کرنے سے محروم رہ جاتی۔ اسلئے اسلام نے یہ حکم دیدیا کہ ہر شخص لازماً اپنے اموال کا ایک حصہ زکوٰۃ کے طور پر ادا کرے۔ تاکہ حکومت اسے تمام بنی نوع انسان کی ضروریات کے لئے مشترکہ طور پر خرچ کرے۔ اسی طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہر کان جو دریافت کی جائے اس کا ۱/۵ حصہ حکومت کو ملے گا تاکہ اسے غرباء پر خرچ کیا جائے۔ اسی طرح بھی اسلام نے تمام بنی نوع انسان کا زمین میں جو حصہ ہے اس کو محفوظ کر دیا ہے۔ اسی طرح ایک زمیندار جو زمین میں سے اپنی روزی پیدا کرتا ہے گو اپنی محنت کا پھل کھاتا ہے مگر درحقیقت وہ اس زمین سے فائدہ اٹھاتا ہے جو تمام بنی نوع انسان کے لئے مشترکہ طور پر بنائی گئی تھی۔ پس اس کی آمد میں سے بھی ایک حصہ لازمی طور پر حکومت کو دلوایا جاتا ہے۔ تاکہ تمام بنی نوع انسان کے فائدہ کے لئے اسے خرچ کیا جائے۔ یہی حال تجارت کا ہے۔ تجارت کرنیوالا بظاہر اپنے مال سے تجارت کرتا ہے مگر اس کی تجارت ملکی امن کے بغیر کبھی نہیں چل سکتی اور امن کے قیام میں ملک کا ہر شخص حصہ دار ہوتا ہے۔ پس اس کا حق دلانے کے لئے تجارتی اموال پر بھی اسلام نے زکوٰۃ مقرر کر دی تاکہ ان اموال میں جو دوسرے لوگوں کے حق شامل ہیں وہ ادا ہو جائیں۔ اور حکومت ایسے تمام روپیہ کو بنی نوع انسان سے تعلق رکھنے والے مشترکہ امور کی تکمیل اور ان کی سرانجام دہی کے لئے خرچ کرے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو غرباء کی تکالیف کا اتنا احساس رہتا تھا کہ احادیث میں آتا ہے کہ جب رمضان کا مہینہ آتا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اتنی کثرت کے ساتھ غرباء میں صدقات تقسیم فرماتے کہ اسے اگر ایک تیز ہوا سے مشابہت دی جائے تو یہ بھی ایک ناقص مشابہت ہوگی۔ اسی طرح ایک دفعہ کچھ اموال آئے جن کو آپ نے غرباء میں تقسیم فرما دیا۔ مگر ایک دینار کہیں غلطی سے رہ گیا اور وہ تقسیم نہ ہو سکا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا رہے تھے کہ اچانک آپ کو وہ دینار یاد آگیا۔ جب آپ نے نماز ختم کر لی تو بجائے اس کے کہ آپ بیٹھ کر صحابہؓ سے گفتگو فرماتے آپ جلدی جلدی اندر تشریف لے گئے۔ صحابہؓ کہتے ہیں کہ اس وقت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم میں ایسا اضطراب پایا جاتا تھا کہ آپ ہماری گردنوں پر سے کودتے ہوئے اندر تشریف لے گئے۔ جب واپس آئے تو آپ نے فرمایا کہ اموال تقسیم کرتے کرتے ایک دینار کہیں رہ گیا تھا مجھے نماز پڑھاتے ہوئے وہ یاد آیا تو میرا دل اس خیال سے بے چین ہو گیا کہ اگر میری موت آگئی اور غرباء کا یہ مال میرے گھر میں ہی پڑا رہا تو میں خدا کو کیا جواب دوں گا۔ اسلئے میں فوراً اندر گیا اور اسے بھی تقسیم کرنے کا حکم دے دیا۔ (بخاری کتاب الکسوف باب من احب تعجیل الصدقۃ من یومھا)

اسی طرح احادیث میں آتا ہے۔ کہ ایک دفعہ آپ کے پاس صدقہ کی کچھ کھجوریں آئیں۔ حضرت امام حسنؓ جو اس وقت چھوٹے بچے تھے اور ان کی عمر اس وقت دو اڑھائی سال کی تھی انہوں نے ایک کھجور اٹھا کر منہ میں ڈال لی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تو آپ نے فوراً ان کے منہ میں انگلی ڈال کر وہ کھجور نکال کر باہر پھینک دی اور فرمایا یہ ہمارا حق نہیں یہ خدا کے غریب بندوں کا حق ہے۔

ایک دفعہ آپ کو معلوم ہوا کہ آپ کے ایک صحابی حضرت سعدؓ جو مالدار تھے وہ بعض دوسرے لوگوں پر اپنی فضیلت ظاہر کر رہے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات سُنی تو فرمایا کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ تمہیں یہ مال اپنے زورِ بازو سے ملتا ہے؟ تمہاری طاقت اور دولت کا اصل ذریعہ غرباء ہی ہیں اسلئے فخر مت کرو اور غرباء کی تحقیر نہ کرو۔ (باقی)

اشاعت اسلام کیلئے مالی قربانی کے قابل رشک نمونے

سلسلہ کی ضروریات کیلئے تحریک جدید کے قرض لیکر ادا کر دیئے گئے

چندہ تحریک جدید کے دہندگان میں سے ہر سال کئی ایسی مثالیں مشاہدہ میں آتی ہیں کہ نامساعد حالات کے باوجود موعودہ رقم قرض لے کر ادا کر دی جاتی ہے۔ چنانچہ ذیل میں ایسے دو مخلصین کے خطوط کے اقتباسات احباب جماعت کے ازدیاد ایمان کے لئے درج کئے جاتے ہیں:

(۱) مکرم نور احمد صاحب سٹوری حال راولپنڈی تحریر فرماتے ہیں:-

"آپ کا خط مورخہ ...... ملا۔ جس میں آپ نے تحریک جدید کے وعدہ ۶۵/- روپے کی ادائیگی کے متعلق یاددہانی کرائی ہے۔ میرا ارادہ اس چندہ (۶۵/-) کو اگلے ماہ یعنی جون سے قسط وار ۱۰/- روپے ماہوار کی قسط کی ادائیگی کا خیال تھا .... میں دوپہر کو یہ سوچتا ہوا گھر گیا۔ اور اپنی اہلیہ صاحبہ کو یہ خط جاکر دکھایا اور ان کی رائے لی۔ اپنی رائے کا ذکر کر دیا کہ یہ رقم خواہ کچھ ہو بجائے اگلے ماہ قسط وار کے اسی ماہ میں ہی ادا کرنی ہے۔ میری اہلیہ صاحبہ نے بھی جو خود بھی ایسی باتوں کا خیال رکھتی ہے شام کو کہنے لگیں کہ میں نے کسی جگہ سے انتظام کر لیا ہے آپ یہ چندہ اکٹھا دے ہی دیں۔ چنانچہ میں نے اپنا اور اہلیہ صاحبہ کا چندہ ۶۵/- روپے یہاں مرکزی طور پر اکٹھا ادا کر دیا ہے۔"

(اللہ تعالیٰ کا صاحب موصوف پر کس قدر احسان ہے کہ اس نے ایسی تقویٰ شعار بیگم عطا فرمائی ہے جو سلسلہ کے کاموں میں ان کی پوری پوری معاون ثابت ہو رہی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان پر اپنا خاص فضل و احسان فرمائے اور ان کی اولاد کو بھی دین و دنیا میں سرفراز فرمائے۔ آمین)

(۲) مکرم فضل الٰہی صاحب پنشنر محلہ اسلام آباد گلی ۵ گوجرانوالہ اپنے خط مورخہ ۵/۲۳/۵۹ میں تحریر فرماتے ہیں:

"آپ کی چٹھی ملی۔ خاکسار نے اپنا اور اپنی بیوی (سکینہ بی بی) کا چندہ تحریک جدید سال ۲۵ ...... مورخہ ۵/۱۹/۵۹ کو وعدہ کے مطابق پورا پورا یکمشت ادا کر دیا ہے اور قرضہ لے کر ادا کیا ہے۔ کیونکہ آپ نے تحریر کیا تھا کہ قرضہ لے کر ہی ادا کر دیا جائے۔ الحمد للہ! کہ آپ صاحبوں کی دعا سے اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا کر دی ہے اور چندہ ادا کر دیا ہے۔"

اللہ تعالیٰ ایسے مخلصین کو اپنے خاص الخاص انعامات سے نوازے۔ آمین

(وکیل المال اوّل تحریک جدید۔ ربوہ)

ربوہ کی مجالس اطفال الاحمدیہ کی طرف سے صدقات اور اجتماعی دُعائیں

(۱) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و درازیٔ عمر کے لئے مجلس اطفال الاحمدیہ محلہ دار النصر ربوہ نے بطور صدقہ مبلغ ۱۳/- روپے چندہ جمع کیا جو کہ محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی خدمت میں نادار مریضوں کے علاج کے لئے پیش کیا گیا۔ اور اجتماعی دعا بھی کی گئی۔ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے حضور کو جلد صحت کاملہ سے نوازے اور صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر بخشے۔ آمین

(فتح محمد مربی دار النصر۔ ربوہ)

مورخہ ۵/۶/۵۹ محلہ دار الرحمت غربی حلقہ منڈی کے اطفال کا ایک خاص اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے لئے دعا کی گئی۔ نیز اطفال نے صدقہ کے لئے ۵/۸ روپے چندہ دیا۔ جو کہ غریب مریضوں کے علاج کے لئے فضل عمر ہسپتال میں جمع کروا دیا گیا۔ (عبد السلام مربی اطفال دار الرحمت غربی حلقہ منڈی)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے میرے بھائی محمد شریف کے ہاں مورخہ ۳۰/۵/۵۹ کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب سے دعا کے لئے درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ لڑکے کو لمبی عمر عطا فرمائے اور دین کا خادم بنائے۔ (محمد سلیم کریانہ فروش قائد مجلس خدام الاحمدیہ ریلوے روڈ ننکانہ صاحب)

درخواست دعا

خاکسار کے والد محترم منشی نظام الدین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ مانگا چانگریاں صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام عرصہ سے بیمار ہیں حالت تشویشناک ہے بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کامل عطا فرمائے۔ آمین (منشی عبد اللہ۔ کراچی)

حضرت اماں جان نور اللہ مرقدہا

از محترمہ حسینہ بی بی صاحبہ بنت میاں حسن دین صاحب مرحوم

میرے دل میں حضرت اماں جان نور اللہ مرقدہا کی محبت اس قدر جاگزیں تھی کہ انکی ہمدردی اور الطاف کی وجہ سے دل چاہتا تھا۔ کہ ہر وقت ان کے مبارک قدموں میں ہی گری رہوں۔ حضرت ابّاجان کو وقتاً فوقتاً کہتی رہتی تھی قادیان سے چلیں فرماتے تھے کہ اچھا بیٹی ضرور لے چلونگا تھوڑے دن صبر کرو۔ آخر وہ مبارک دن آ گیا۔ کہ ہم تین ماہ کی رخصت لیکر قادیان پہنچے۔ حضرت اقدس کی خدمت مبارک میں اطلاع دی تو حضور اقدس نے فرمایا۔ کہ آپ میرے گھر میں ہی آجاویں جب ہم گھر میں داخل ہوئے تو حضرت اقدس اور حضرت اماں جان بڑے خوش ہوئے اور ہماری بڑی خاطر تواضع فرماتے چند روز کے بعد آپ نے ہمیں ایک علیحدہ مکان دے دیا چند روز کے بعد والدہ صاحبہ نے عرض کی۔ کہ اماں جان ہم تو آئے تھے آپ کے مبارک قدموں میں رہنے کیلئے مگر آپ نے ہمیں علیحدہ مکان دے دیا ہے آپ نے فرمایا کہ اچھا بی بی اگر آپ نے میرے پاس رہنا ہے۔ تو بڑی خوشی سے آجاؤ پھر ہنس کر فرمایا یہ میں نے تو اسلئے علیحدہ مکان دے دیا۔ کہ میاں حسن الدین اپنے بال بچوں سے اداس نہ ہو جائیں پھر ہمیں نیچے والا بڑا کھلا کمرہ بیت النور کھول دیا۔ ہمارے لئے روٹی لنگر سے آتی تھی سبحان اللہ کیا ہی لذت تھی اس روٹی میں۔ صبح دال رات کو گوشت روٹی کھانا نہایت اعلیٰ پکا ہوا ہوتا تھا اور حضرت اماں جان کی الگ ضیافتیں کچھ نہ کچھ بھیجتے رہتے تھے۔ پھر اباجان نے حضور انور سے بہ اصرار کہا کہ ہم کھانے پینے کے اخراجات کا خود بندوبست کریں گے۔ حضور اقدس نے فرمایا کہ آپ ہمارے مہمان ہیں۔ جب تک مدت رہیں۔ کھانا آپ نے یہیں سے کھانا ہے۔ یہ کوئی شرم کی بات نہیں۔

سبحان اللہ کیا ہی وہ خوش قسمتی کے مبارک ایام تھے ہماری خوشی کی کوئی انتہا نہیں تھی۔ سارا دن پاک ہستیوں کی زیارت و شفقت سے مشرف ہوتے اکثر دوسرے چوتھے روز سیر کے لئے باغ جاتے تھے۔

ایک دفعہ حضرت اماں جان نے دریافت فرمایا۔ کہ تم کتنی بہنیں ہو۔

میں نے عرض کی ہم پانچ بہنیں ہیں۔ پھر بڑے خوبصورت پانچ کھلونے دئے اور ایک پلیٹ مٹھائی کی بھی عنایت فرمائی

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میں قادیان جلسہ پر گئی تھی۔ میرا لڑکا عزیزم فضل حق میری گود میں تھا۔ میں نے باورچی خانہ میں جاکر ایک خادمہ سے ایک برتن مانگا کہ بچہ کے لئے بازار سے دودھ لانا تھا۔ خادمہ نے ذرا تامل کیا خدا جانے حضرت اماں جان باہر صحن میں تشریف فرما تھے جہاں میری آواز نہیں جا سکتی تھی۔ لیکن اچانک دوڑتے ہوئے میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ بیٹی کیا چاہئے میں نے عرض کی کہ بچے کیلئے ایک برتن چاہئیے۔ جھٹ ایک پیالہ دودھ سے بھر کر میٹھا ڈال کر مجھے عنایت فرمایا کہ لے بیٹی بچے کو دودھ پلاؤ۔ پھر دوسرے دن اسی جگہ حضرت اماں جان تشریف فرما تھے میں نے اسی خادمہ سے بچے کے لئے تھوڑی سی روٹی مانگی۔ خادمہ نے کچھ جواب نہ دیا تھے میں دیکھتی ہوں کہ حضرت اماں جان مجھ سے دریافت فرما رہے ہیں کہ بیٹی کیا چاہیئے۔ میں نے عرض کی کہ بچے کے لئے تھوڑی سی روٹی چاہیئے۔ آپ نے دو پھلکے اور کباب مجھے عنایت فرمائے پھر جلسہ کے دن عورتوں کا بڑا ہجوم ہوتا تھا۔ بہت سی عورتیں بیٹھی ہوئی باتیں کرتی تھیں مگر آپ ہر ایک کا خیال رکھتیں۔ پھر ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میں جلسہ پر گئی۔ تو میرا یہی لڑکا فضل حق چند سال کا تھا۔

اکثر دیکھنے میں آتا۔ کہ آموں کا ٹوکرا یا بوری خربوزوں کی تحفتاً آتی۔ جتنی عورتیں بیٹھی ہوتیں۔ آپ سب کو بانٹ دیتی تھیں۔ اور اکثر گھروں میں بھی تحفتاً بھیج دیتیں۔ اکثر آپ ہمارے غریب خانہ میں بھی تشریف لے آتے۔ میں بڑی حیران ہوتی تھی کہ ہم غریبوں کے گھر آپ بھی تشریف لے آتے ہیں۔

مجھے قادیان رہنے کا بڑا شوق تھا۔ سو قادیان رہنے کا خدا تعالےٰ نے یہ سبب بنا دیا کہ میرا بڑا لڑکا عزیزم بشیر احمد وہاں ملازم ہو گیا تھا۔ میں اس الٰہی احسان پر نہایت خوش تھی کہ اب تو اطمینان سے ان پاک ہستیوں کی زیارت سے مشرف ہوا کروں گی۔ میرا طریق تھا کہ جمعہ اور ہفتہ یعنی درس کے دن اکثر شام آپ ... کی خدمت میں جاتی تھی۔ یہی دل میں ہوتا تھا۔ کہ خدا جانے پھر یہ مبارک دن کبھی آئینگے یا نہیں۔ جتنا اس مقدس ہستیوں کا شرف حاصل کر لوں اچھا ہے۔

ایک دن میں گئی تو حضرت اماں جان نے میرے سے سب حال احوال پوچھا۔ میں نے عرض کی۔ کہ میرے لڑکے بشیر احمد کے ہاں لڑکی ہوئی ہے تو آپ سن کر بہت خوش ہوئے۔ اور فرمایا بہت بہت مبارک ہو۔ میں نے عرض کیا۔ کہ اماں جان آپ جانتے ہیں کہ میری دو جوان لڑکیاں فوت ہو گئی ہیں۔ اور یہ پوتی میں نے خدا تعالےٰ سے مانگ کر لی ہے۔ آپ دعا فرمائیں کہ یہ زندہ رہے۔ فرمایا " اچھا ہم دعا کریں گے"۔ خدا تعالیٰ کی قدرت کہ لڑکی کو دو تین بڑے سخت حادثے پیش آئے ہیں۔ مگر خدا تعالےٰ نے اسے اپنے فضل سے اور حضرت اماں جان کی برکت سے بچا لیا۔

ایک دن میں نے عرض کی کہ اماں جان آج سے میں نے آپ کے ہاں ہی رہنا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ بڑی خوشی سے رہو۔ یہاں میرے کمرہ میں ہی سونا۔ آپ نے مجھے بڑا اچھا کھانا کھلایا اور سونے کے لئے چارپائی و بستر بڑا اچھا دیا۔ اور اپنا تکیہ بھی عنایت فرمایا ہوا تھا اور حضرت ام المومنین نے اوڑھنے کے لئے کمبل دیا۔ فرمایا۔ کہ تمہیں اس میں سردی تو نہیں لگے گی۔ پھر صبح اٹھتے ہی آپ نے مجھے بڑی شفقت سے فرمایا کہ رات کو سردی تو نہیں لگی تھی۔ میں نے عرض کی۔ کہ جی بالکل نہیں۔ صبح ایک حافظ صاحب آئے اور ان سے بڑی خوش الحانی سے تلاوت قرآن سنی۔ ان کو ناشتہ وغیرہ دیا۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میری والدہ صاحبہ نے عرض کی کہ اماں جان میں نے آپ کی صاحبزادی مبارکہ بیگم صاحبہ کو کبھی نہیں دیکھا۔ جس دن وہ آئیں۔ آپ مجھے بھی خبر کریں۔ میرا دل بڑا چاہتا ہے کہ ان کو دیکھوں۔ حضرت اماں جان نے خادمہ کو ہمارے ہاں بھیجا کہ فضل دین کی اماں کو خبر کرو۔ کہ مبارکہ بیگم آئے ہوئے ہیں۔ ایک دن مجھے بڑی شفقت سے فرمایا۔ کہ بیٹی حسین بیگم تیرے ابا مرحوم کیلئے میرے منہ سے بڑی دعائیں نکلتی ہیں۔ انہوں نے ہماری بڑی خدمت کی تھی میں نے عرض کی آپ کی بڑی کرم نوازی ہے ورنہ ہم کیا چیز ہیں

جب ربوہ میں دوسرا جلسہ ہوا۔ تو میں بھی بمعہ بچوں کے گئی تھی۔ جس دن جلسہ ختم ہوا۔ دوسرے دن میں بزرگوں کی زیارت سے مشرف ہوئی اور حضرت اماں جان کی زیارت کیلئے گئی۔ تو خادمہ نے کہا۔ کہ اماں جان بہت بیمار ہیں۔ کسی کو اندر جانے کی اجازت نہیں۔ میں نے سوچا۔ کہ مجھے بچوں نے کل واپس لے جانا ہے۔ چنانچہ وہاں ہی میرا بچہ محمد اسلم آیا کہ جلدی آؤ میں حیران تھی کہ اب میں کیا کروں۔ اور زیارت کئے بغیر۔ کس طرح واپس جاؤں۔ پہلے مجھے زیارت کئے چار پانچ سال ہو گئے تھے۔ جب سے آپ کو تکلیف دینے کو بھی دل نہیں چاہتا تھا خیر میں نے خادمہ کو کہا۔ کہ حضرت اماں جان کی خدمت میں عرض کرو۔ کہ فضل دین کی ہمشیرہ آپ کی زیارت کے لئے آئی ہے آپ نے اندر آنے کو کرم فرمایا۔ اسے اجازت ہے۔ آجائے۔ خادمہ نے کہا۔ کہ آپ تو بڑے خوش قسمت ہیں۔ اندر آجاؤ۔ میں نے بڑا شکر کیا اندر جا کر حضرت اماں جان کو سلام وعلیکم عرض کیا۔ آپ نے بڑی شفقت سے وعلیکم سلام فرمایا۔ ہاتھ ملایا میں نے ایک تحفہ پیش کیا۔ آپ بڑی خوش ہوئیں۔ اور فرمایا جزاکم اللہ۔ پھر میں جلدی واپس آگئی۔ زیادہ دیر ٹھہرنا مناسب نہ سمجھا پھر وہی بات ہوئی جس کا ڈر تھا کہ میں اگلے جلسہ پر جا نہ سکی۔ اور زیارت بھی نصیب نہ ہوئی اور حضرت اماں جان وفات پا گئے۔ لاکھوں لاکھ شکر ہے۔ مولا کریم کا کہ اس نے محض اپنے فضل و کرم سے ہمیں اس عظیم نعمت سے مالا مال کیا۔ دعا ہے کہ خداوند کریم ہم کو آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے اور دنیا کے مکروہات سے بچائے حضرت اماں جان کو اللہ تعالےٰ اعلےٰ فردوس میں۔ داخل فرمائے اور آپ پر اپنے بیشمار افضال اور رحمتیں نازل فرمائے اور آپ کی سب آل اولاد پر فضل و کرم کرے۔ آمین ثم آمین۔

ولادت

میرے بھائی مبارک محمود صاحب پانی پتی کو اللہ تعالےٰ نے ۲۲ اور ۲۳ جون کی درمیانی شب کو لڑکی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ شیخ محمد اسمٰعیل صاحب پانی پتی کی پوتی اور ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب دہلوی کی نواسی ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اسے نیک صالح اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے اور لمبی عمر عطا فرمائے۔

محمد احمد پانی پتی

رام گلی نمبر ۳ — لاہور

اعلان نکاح

مورخہ ۲۲ ؍ ۵ ؍ ۵۹ء بروز جمعہ مسجد احمدیہ کوہاٹ میں مولوی محمد احمد صاحب نعیم مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے سکینہ پروین صاحبہ دختر مولوی عبدالغفور صاحب سپرنٹنڈنٹ ڈی سی۔ آفس کوہاٹ کا نکاح ہمراہ چوہدری چراغ الدین صاحب ولد چوہدری فتح دین صاحب سکنہ ضلع لائل پور حال ملازم پی اے۔ ایف بعوض حق مہر مبلغ پانچہزار روپیہ پڑھا۔ احباب دعا فرماویں کہ یہ تعلق جانبین کے لئے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ ہو

بشارت احمد امروہی

حال کوہاٹ

یوم خلافت کی تقریب پر
مختلف مقامات پر جلسے

مظفر آباد

مورخہ ۲۷ مئی بعد نماز عصر زیر صدارت راجہ عطاء اللہ صاحب پریذیڈنٹ جماعت جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ تلاوت مکرمی بابو عبدالعزیز صاحب شاد نے فرمائی نظم بابو عبدالمنان صاحب طاہر نے خوش الحانی سے پڑھی۔ ملک نور الٰہی صاحب۔ بابو عبدالودود صاحب اور خواجہ غلام احمد صاحب نے علی الترتیب برکات خلافت پر مضمون پڑھ کر سنائے۔ مکرمی مولوی عبدالغفار صاحب ڈار نے تقریر فرمائی اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا تازہ پیغام پڑھ کر سنایا۔ آخر میں صاحب صدر نے ایک مختصر سی تقریر میں خلافت سے وابستگی اور عملی نمونہ بننے کی تلقین فرمائی اور دعا پر جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(مختار احمد بٹ کشمیری سیکرٹری اصلاح وارشاد مظفر آباد آزاد کشمیر)

بھیرہ

مورخہ ۲۷/۵/۵۹ کو نماز مغرب کے بعد جماعت احمدیہ بھیرہ کا ایک اجلاس یوم خلافت کی تقریب میں منعقد ہوا۔ مکرم مولوی محمد یوسف صاحب بی اے۔ بی ٹی امیر جماعت احمدیہ بھیرہ کی صدارت میں تلاوت اور نظموں کے علاوہ مبارک احمد صاحب اور فضل الرحمٰن نے خلافت کی ضرورت پر تقاریر کیں۔ عزیز محمد اعظم صاحب اور مکرم شیخ فضل کریم صاحب وکیل نے علی الترتیب خلافت کی اہمیت اور اس سے وابستگی پر تقاریر کیں۔

(فضل الرحمٰن سیکرٹری جماعت احمدیہ بھیرہ)

شکارپور

جلسہ کی کارروائی زیر صدارت شیخ عبدالرشید صاحب شرما پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن پاک کرامت اللہ صاحب نے کی۔ نظم حکیم عبدالہادی صاحب نے پڑھی۔ ڈاکٹر نفیر احمد صاحب نے حضرت میاں بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کا مضمون پڑھ کر سنایا۔ جناب کرامت اللہ صاحب نے اخبار الفضل سے خلافت کی ضرورت پر مضمون پڑھ کر سنایا۔ مولوی عبدالرشید صاحب ارشد مربی سلسلہ نے قریباً ۴۵ منٹ تک تقریر فرمائی جس میں ثابت کیا کہ خلیفہ کو اللہ تعالیٰ ہی بناتا ہے۔ دعا کے بعد جلسہ برخواست ہوا۔ (ڈاکٹر نفیر احمد خان سیکرٹری اصلاح وارشاد)

منٹگمری

مورخہ ۲۷ مئی بروز بدھ بعد نماز مغرب احمدیہ مسجد میں یوم خلافت کے سلسلہ میں ایک جلسہ زیر صدارت مکرم مرزا احمد بیگ صاحب ریٹائرڈ انکم ٹیکس آفیسر منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم میاں منور الدین عبدالوہاب صاحب نے فرمائی۔ مکرم منصور احمد صاحب نے حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی نظم "تحریک دعائے خاص" پڑھی مکرم ماسٹر علی محمد صاحب مسلم نے "برکات خلافت" پر تقریر فرمائی۔ خاکسار نے حضور کی صحت کے متعلق تازہ رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ جلسہ کا اختتام دعا کے ساتھ ہوا۔ جس میں سب حاضرین نے دردِ دل سے حضور کی صحت یابی کے لئے دعا فرمائی۔ مستورات کے لئے پردہ کا انتظام تھا۔ (عبدالحق ناصر سیکرٹری اصلاح وارشاد منٹگمری شہر)

کنری

مورخہ ۲۷ مئی نماز مغرب وعشاء کے بعد بہ تقریب "یوم خلافت" جماعت احمدیہ کنری نے جلسہ کیا۔

صدارت کے فرائض مکرم جناب ڈاکٹر احمد الدین صاحب امیر جماعت کنری نے ادا کئے۔ تلاوت قرآن کریم سے جلسہ کا آغاز ہوا۔ الفضل سے حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی نظم پڑھ کر سنائی گئی۔ مکرم جناب امیر صاحب نے اس دن کی اہمیت اور ضرورت پر مختصر سی تقریر میں روشنی ڈالی اور جماعت کو خلافت کے متعلق فرائض کی طرف توجہ دلائی۔

اس کے بعد "خلافت کی برکات" پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا تازہ پیغام کا حصہ الفضل سے پڑھ کر سنایا گیا۔

خاکسار نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا پُرمعارف مضمون تفسیر کبیر حصہ پنجم "مسئلہ خلافت کی حقیقت" کے موضوع پر الفضل سے پڑھ کر سنایا۔

بعد ازاں مولوی محمد منور صاحب بی اے (آنرز) شاہد مربی سلسلہ نے ایک تقریر فرمائی جس کا موضوع "خلافت کی مخالفت کا پس منظر" تھا۔ تقریروں کے وقفوں میں نظمیں پڑھی گئیں۔ قریباً ساڑھے دس بجے شب بعد دعا کے یہ مبارک تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

(عبدالغفور ظفر سیکرٹری اصلاح وارشاد)

پاڑہ چنار کرم ایجنسی

جماعت احمدیہ پاڑہ چنار کے زیر اہتمام ۲۷ مئی کو یوم خلافت منایا گیا۔ جلسہ کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے کیا گیا بعد از تلاوت اجمل صاحب نے نظم پڑھی۔ محترم صوفی غلام محمد صاحب نے خلافت کی اہمیت کو واضح کیا۔ آخیر میں محترم صوفی صاحب نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے لئے لمبی اور پرسوز دعا کرائی۔ (رشید احمد جان از پاڑہ چنار کرم ایجنسی)

ننکانہ صاحب

مورخہ ۲۷ مئی ۱۹۵۹ء بعد نماز مغرب یوم خلافت کی تقریب مسجد احمدیہ میں زیر صدارت مکرم ڈاکٹر حاجی عبدالرحمٰن صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ننکانہ صاحب جلسہ منعقد ہوا۔ حافظ فتح محمد اور چوہدری عبدالحق صاحب عاجز نے خوش الحانی سے تلاوت کی۔ اور نظم سنائی۔ ماسٹر اللہ داد خان صاحب۔ محمد سلیم صاحب غازی اور رشید احمد صاحب قمر نے خلافت کے موضوع پر تقاریر کیں۔ اور اس کے بعد صاحب صدر نے خلافت کی اہمیت اور برکات پر تقریر فرمائی۔ جلسہ خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت پررونق رہا۔ (اللہ داد خان زعیم انصار اللہ ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ)

سیالکوٹ شہر

مورخہ ۲۷/۵/۵۹ بعد نماز فجر جامع مسجد احمدیہ میں مکرم بابو قاسم الدین صاحب امیر ضلع کی صدارت میں جلسہ منعقد ہوا۔ مکرم ڈاکٹر محمد احسان صاحب ترک نے تلاوت قرآن مجید سے جلسہ کا آغاز کیا۔ چوہدری عبدالکریم خان کاٹھ گڑھی شاہد مربی انچارج ضلع سیالکوٹ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اپنی اولاد کے حق میں دعائیہ نظم پڑھ کر سنائی

اس کے بعد مکرم قاضی علی محمد صاحب نے "مسئلہ خلافت حضرت مسیح موعودؑ کے ارشادات کی روشنی میں" کے موضوع پر نہایت ادق تقریر کی۔ پھر خاکسار حضرت مسیح موعودؑ کے الہامات کی روشنی میں خلافت کی اہمیت پر تقریر کی۔

بعد ازاں مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب امتیاز قائد مجلس خدام الاحمدیہ سیالکوٹ نے تقریر کی۔

اس کے بعد مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب عابد نائب امیر تحصیل ڈسکہ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک رؤیا کی روشنی میں تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد خلافت کا ہونا ضروری ہے۔

بعدہٗ مکرم سید جشن احمد صاحب ہوشیارپوری نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد مکرم سید احمد صاحب انور نے برکات خلافت کے موضوع پر تقریر کی بعدہٗ چوہدری عبدالکریم صاحب کاٹھ گڑھی شاہد مربی ضلع سیالکوٹ نے "انعام خلافت اور ہماری ذمہ داریاں" کے موضوع پر تقریر کی آخری تقریر مکرم جناب سید امجد علی شاہ صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام (زعیم اعلیٰ انصار اللہ شہر سیالکوٹ) کی تھی آپ نے "خلافت کا مفہوم اور اس کے تاثرات" پر تقریر فرماتے ہوئے کہا کہ واقعات اور تجربہ نے اس بات کو ثابت کر دیا ہے کہ قوم اسی وقت ترقی کر سکتی ہے جب اس کا ایک واجب الاطاعت لیڈر ہو۔

آخر میں مکرم بابو قاسم الدین صاحب صدر جلسہ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے پیغام کی روشنی میں خلافت کے ساتھ کامل وابستگی رکھنے کی تلقین اور حضور پر نور کے لئے پر زور دعاؤں کی تحریک کی پھر آپ نے دعا کرائی اور یہ بابرکت تقریب ختم ہوئی۔ (ارشد علی سیکرٹری اصلاح وارشاد جماعت احمدیہ شہر سیالکوٹ)

ملتان شہر

۲۷ مئی بروز بدھ بعد نماز عشاء زیر صدارت جناب چوہدری عبدالرحمٰن صاحب امیر جماعت احمدیہ ملتان شہر مسجد احمدیہ حسین آگاہی میں جلسہ منعقد کیا گیا۔ تلاوت کے بعد ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم نے حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی نظم "دعائے مردِ مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں" خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد چوہدری عبدالحفیظ صاحب ایڈووکیٹ نے جماعت احمدیہ میں خلافت کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ شعیب احمد صاحب اسلم نے خوش الحانی سے ایک نظم پڑھ کر سنائی۔ ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم نے "ضرورت خلافت" پر ایک مدلل تقریر فرمائی۔ آخر میں امیر صاحب نے صدارتی ریمارک میں جماعت کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے قیمتی وجود کے لئے دعا کی تحریک کی۔ جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔

جماعت احمدیہ ملتان دو بکرے صدقہ میں دے چکی ہے اور کچھ رقم غرباء میں تقسیم کی گئی ہے۔

(عبدالرحیم از ملتان شہر)

محمد آباد اسٹیٹ

جماعت احمدیہ محمد آباد کی طرف سے مورخہ ۲۷ مئی ۱۹۵۹ء کو یوم خلافت کی مبارک تقریب پر مکرم جناب چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ کی زیر صدارت جلسہ کیا گیا سب سے پہلے تعلیم الاسلام سکول محمد آباد کے طلباء محمد اسلم۔ بشیر احمد اور شاہد حسین نے

علے الترتیب تلاوت قرآن کریم، نظم اور تقریر کے ساتھ جلسہ کا آغاز کیا۔ اس کے بعد خاکسار نے انبیاء کی آمد کی غرض اور پھر ان کے خلفاء کے کام کی وضاحت کی۔ بعد ازاں صاحب صدر مکرم باجوہ صاحب نے اپنی صدارتی تقریر میں خلفاء کے تقرر کی غرض بیان کرنے کے بعد موجودہ خلیفہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق گذشتہ پیشگوئیوں کا تفصیل سے ذکر کیا اور پھر حضور کے کارہائے نمایاں بیان فرمائے۔ جلسہ کے بعد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی کی صحت اور درازی عمر کے لئے دعا کی گئی (عبد القدیر شاہد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ محمود آباد)

کرتو ضلع شیخوپورہ

۲۹/۵/۵۹ کو بعد نماز جمعہ یوم خلافت کا جلسہ اعلان ... چوہدری نذیر احمد صاحب کیا گیا تلاوت و نظم کے بعد رحمت علی صاحب نے مقام خلافت کا مضمون اور مولوی محمد اسلم صاحب نے خلافت کا نظام الفضل سے پڑھ کر سنائے بعدہٗ خاکسار نے پون گھنٹہ تک خلافت حقہ اور قدرت ثانیہ پر تقریر کی۔ مستورات بھی موجود تھیں۔ حضرت اقدس کی صحت کامل کے لئے اجتماعی دعا پر جلسہ ختم ہوا۔ (حکیم علی احمد معلم وقف کرتو)

جھنگ صدر

۲۷ مئی یوم خلافت کی مبارک تقریب پر مسجد احمدیہ میں بعد نماز مغرب ایک جلسہ زیر صدارت جناب امیر صاحب شیخ محمد بشیر صاحب منعقد ہوا۔ جلسے کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو کہ مولوی احمد دین صاحب نے فرمائی۔ تلاوت کے بعد ایک نظم میاں محمد صادق صاحب نے خوش الحانی سے پڑھی۔ بعد ازاں چوہدری عبد الجبار صاحب نے "نظام خلافت" کے موضوع پر تقریر کی۔ اس کے بعد مولوی عبد الرحیم صاحب عارف نے تقریر فرمائی

صاحب صدر نے اختتامی تقریر میں اس بات پر زور دیا کہ ہمیں چاہیئے کہ ہم خلافت جیسی عظیم الشان نعمت کی قدر کریں اور اللہ تعالےٰ کی اس رسی کو ہمیشہ مضبوطی سے پکڑیں۔ اس کے بعد دعا کی گئی کہ اللہ تعالےٰ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کو صحت دے اور لمبی اور کام کرنے والی عمر عطا فرمائے۔ (سیکرٹری اصلاح و ارشاد)

چکوال

مسجد احمدیہ چکوال میں جلسہ "یوم خلافت" منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن پاک سے شروع کیا گیا۔ بعدہٗ خاکسار نے "مسئلہ خلافت حقیقت" کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو بیان فرمودہ تفسیر پڑھ کر سنائی گئی اس کے بعد "جماعت احمدیہ میں خلافت کا قیام" کے عنوان پر تقریر کی۔
(محمد اکبر افضل شاہد مربی سلسلہ احمدیہ مقیم چکوال ضلع جہلم)

ڈیرہ غازیخاں

جلسہ یوم خلافت بوجہ خرابی موسم جماعت احمدیہ ڈیرہ غازیخاں میں بجائے ۲۷/۵/۵۹ بروز جمعہ ۲۹/۵/۵۹ بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ ڈیرہ غازی خاں میں زیر صدارت جناب ملک عزیز محمد صاحب وکیل منعقد ہوا۔ جس میں جماعت کے مردوزن اور بچوں نے شمولیت کی۔ مکرم مولوی محمد عثمان صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ڈیرہ غازی خاں اور ڈاکٹر رشید احمد صاحب میڈیکل آفیسر نے برکات خلافت پر تقاریر کیں اور ملک مسعود احمد صاحب نے اخبار الفضل سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا مضمون پڑھ کر سنایا۔ آخر میں

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی صحت اور سلامتی کیلئے دعا پر جلسہ کا اختتام ہوا۔
(خیر محمد نائب صدر جماعت احمدیہ ڈیرہ غازیخاں)

چنیوٹ

مورخہ ۲۷/۵/۵۹ کو جماعت چنیوٹ کا جلسہ پریذیڈنٹ صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا۔ صوفی غلام محمد صاحب اور ماسٹر محمد علی صاحب اشرف نے خلافت کی اہمیت احباب جماعت پر واضح کی۔
(قائد خدام الاحمدیہ چنیوٹ)

اعانت الفضل

مکرمی چوہدری غلام نبی صاحب کا ہول ریٹائرڈ حوالدار ساہنگرہ ہل نے اپنی بچی امۃ القیوم جماعت دہم کو دو سال کے لئے فوجی وظیفہ ملنے کی خوشی میں مبلغ پانچ روپے بطور اعانت الفضل ارسال کئے ہیں جزاکم اللہ۔
ان کی درخواست ہے کہ احباب ان کی بچی کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔
(مینیجر الفضل ربوہ)

درخواست دعا

میری بچی اور اہلیہ کئی روز سے بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہیں۔ احباب سے ہر دو کی جلد شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (ملک محمد صدیق سٹیشن ماسٹر ۲/۱۳ بادامی باغ لاہور)

پاکستان اس سال کافی مقدار میں چاول برآمد کرے گا

سیلون کی طرف سے دس ہزار ٹن بیگمی چاول خریدنے پر آمادگی کا اظہار

لندن ۵ جون۔ دولت مشترکہ کی اقتصادی کمیٹی کے تازہ ترین خبرنامہ میں بتایا گیا ہے کہ پاکستان اس سال مختلف قسم کے اعلیٰ قسم کی کافی مقدار دساور کو بھیجے گا۔ اسکے علاوہ مغربی پاکستان سے قریباً پچاس ہزار ٹن چاول (معمولی اقسام) مشرقی پاکستان کو بھیجا جائے۔ گھائی لینڈ، برما اور چین نے یہ چاول بھیجا گیا تھا۔

اس خبرنامہ میں بتایا گیا ہے کہ سیلون نے دس ہزار ٹن بیگمی چاول خریدنے پر رضامندی ظاہر کی ہے۔ سیلون کے علاوہ بعض اور ممالک سے بات چیت ہو رہی ہے

اقتصادی کمیٹی کی رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ گذشتہ جون میں گوا نے دو ہزار دو سو ٹن جوشی اور کنگنی چاول خریدنے پر آمادگی کا اظہار کیا تھا۔ اس میں سے پہلی کھیپ گذشتہ مارچ میں بھیجی گئی تھی۔ سال رواں کے اوائل میں مغربی افریقہ اور خلیج فارس کے بعض، روس کے بعض علاقوں میں بھی پاکستان سے چاول بھیجا گیا۔

رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ۱۹۵۹ء میں اب تک چاول کی عالمی تجارت ایک سال پہلے کی سطح سے کم رہی ہے۔ پاکستان سیلون اور ہندوستان کو برما کی برآمدات سال کے پہلے دو ماہ میں خاصی کم ہو گئیں۔ جبکہ پاکستان کو چاول کی جو مقدار بھیجی گئی۔ وہ ایک سال پہلے کی (۲۶ ہزار ٹن) مقدار کے مقابلہ میں مجموعی طور پر سات ہزار آٹھ سو ٹن رہ گئیں۔

برما نے حکومت پاکستان کے ساتھ دس لاکھ ٹن چاول کے ایک ٹھیکہ کا اعلان کیا ہے اس کی قیمت ۳۲ پونڈ فی ٹن بتائی گئی ہے البتہ چاول کی نصف مقدار کا پٹسن سے تبادلہ ہوگا

خبرنامہ کے مطابق حتمی اعداد و شمار سے معلوم ہوتا ہے کہ پاکستان نے ۱۹۵۸ء میں تین لاکھ ۲۷ ہزار آٹھ سو ٹن چاول درآمد کیا۔ جبکہ گذشتہ ۱۹۵۷ء میں چھ لاکھ دس ہزار آٹھ سو ٹن چاول درآمد کیا تھا۔

ایک لاکھ ٹن سے زائد چینی تیار ہوئی

لاہور ۵ رجون۔ مغربی پاکستان کے مختلف کارخانوں نے گذشتہ اپریل کے دوران ایک لاکھ ٹن سے زائد چینی تیار کی۔ مردان میں ۴۳ ہزار ٹن چارسدہ میں ۱۹ ہزار ٹن۔ تخت بائی میں ۱۴ ہزار ٹن اور رحیم یار خان ... جوہر آباد میں پندرہ ہزار ٹن چینی تیار ہوئی۔ باقی چینی راہوالی شوگر ملز میں تیار کی گئی۔

برطانیہ میں حکومت کے خلاف تحریک مذمت

لندن ۵ جون اپوزیشن لیبر پارٹی نے آج دارالعوام میں حکومت کے خلاف تحریک مذمت پیش کی ہے اور اس پر الزام عائد کیا ہے کہ کینیا میں گیارہ کے قریب ماؤ ماؤ لیڈر مقامی افسروں کے تشدد کی وجہ سے ہلاک ہو گئے ہیں۔

لیکن حکومت برطانیہ اس حادثہ کی تحقیقات کرنے میں ناکام رہی ہے۔

"فارم اے" نہ داخل کرنیوالوں کی توجہ کیلئے

لاہور ۵ جون۔ محکمہ سٹلمنٹ نے ان دعویداروں کو جو اپنی ناگزیر مجبوریوں کی وجہ سے مقررہ تاریخ تک "فارم اے" داخل کرنے میں ناکام رہے ہیں ہدایت کی ہے کہ اب وہ فارم داخل کرنے کی اجازت لینے کے لئے سٹلمنٹ افسروں کے پاس نہ جائیں۔ اس سلسلہ میں ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ چیف سٹلمنٹ کمشنر سید ہاشم رضا ہر شخص کے معاملے کا انفرادی طور پر جائزہ لینے کے متعلق ایک تجویز پر غور کر رہے ہیں۔ اور مغربی پاکستان کے مختلف سٹلمنٹ مراکز سے موصول ہونے والی رپورٹوں کے جائزے کے بعد اس ضمن میں کوئی فیصلہ جلد ہی کر لیا جائے گا۔ فیصلہ سے پہلے فارم اے داخل کرنے کی اجازت حاصل کرنے کی کوششیں بے کار ہیں۔

آسٹریلوی وزیراعظم کو پاکستان آنیکی دعوت

کراچی ۴ رجون۔ حکومت پاکستان نے وزیر اعظم آسٹریلیا مسٹر رابرٹ مینزیز کو پاکستان آنے کی دعوت دی ہے۔ مسٹر مینزیز دنیا کے دورے پر نکلے ہوئے ہیں اور آجکل برطانیہ میں ہیں۔ آسٹریلیا کی ایک ریاست وکٹوریا کے وزیر اعلیٰ مسٹر ہنری ایڈورڈ بولٹ آئندہ ماہ کراچی میں متوقع ہیں۔ مسٹر بولٹ اپنے مختصر قیام کراچی کے دوران حکومت پاکستان کے اعلیٰ حکام اور فن کاروں سے ملاقات کریں گے۔

سات سو سکھ جوڑ کے میلہ میں شریک ہونگے

نئی دہلی ۵ رجون۔ لاہور میں آٹھ سے گیارہ جون تک جوڑ کا جو میلہ منعقد ہو رہا ہے۔ ڈپٹی کمشنر امرتسر نے اس میں شرکت کرنے والے سکھ یاتریوں کے قریباً سات سو پاسپورٹوں پر دستخط کئے ہیں

شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی کے ہیڈ کوارٹرز سے بتایا گیا ہے کہ یاتریوں کا گروپ مقررہ وقت پر روانہ ہو جائے گا۔ ایک خاص ہنگیر نئی دہلی بھیجا جا رہا ہے۔ جہاں وہ پاکستانی ہائی کمشنر کے دفتر سے یاتریوں کے لئے ویزے حاصل کرے گا جس یقین ظاہر کیا گیا ہے کہ حکام نے کئی ایسے سکھوں کو پاسپورٹ دینے سے انکار کر دیا ہے جن پر سمگلنگ کا شبہ تھا ہیں

بد عنوان اور نااہل سرکاری ملازموں کے خلاف کارروائی

گورنر مغربی پاکستان نے قواعد نافذ کر دیئے!

لاہور ۶ رجون۔ حکومت مغربی پاکستان کے ان ملازمین کی برطرفی، علیحدگی، تنزل یا جبری سبکدوشی کے متعلق قواعد وضوابط کا اعلان کر دیا گیا ہے جو راشی یا نااہل ہیں یا جن کے اخراجات ان کی آمدنی سے زیادہ ہیں یا جن کے بارے میں یہ باور کرنے کی معقول وجوہ موجود ہیں کہ وہ تخریبی سرگرمیوں میں حصہ لیتے ہیں۔

حکومت مغربی پاکستان کے ملازمین کے ڈسپلن اور کارکردگی سے متعلق قواعد کل صوبائی حکومت کے ایک گزٹ نوٹیفکیشن میں شائع کئے گئے ہیں۔ یہ قواعد ان تمام سرکاری ملازموں پر لاگو ہوں گے جو قواعد مرتب کرنے والے حاکم ــــ گورنر کے تحت کام کرتے ہیں۔ مرکزی حکومت نے اپنے ملازمین کے لئے اسی نہج کے قواعد کا اعلان اس سال مارچ میں کیا تھا۔

گزٹ نوٹیفکیشن میں کہا گیا ہے کہ ۲۷ اکتوبر ۱۹۵۸ء کے صدارتی اعلان کے مطابق اور موجودہ قواعد کو منسوخ کرتے ہوئے گورنر مغربی پاکستان نے اپنے تمام اختیارات کو بروئے کار لاتے ہوئے مندرجہ ذیل قواعد وضع کئے ہیں:-

کسی سرکاری ملازم کو جو کسی مجاز حاکم کی رائے میں (الف) تخریبی سرگرمیوں میں مصروف ہوگا یا جس کے متعلق یہ باور کرنے کی معقول وجوہ موجود ہوں گی کہ وہ تخریبی سرگرمیوں میں مصروف ہے یا جس کے متعلق یہ شبہ ہو کہ وہ تخریبی سرگرمیوں سے کسی اور طرح تعلق رکھتا ہے اور جس کا سرکاری ملازمت میں رہنا قومی سلامتی کے لئے نقصان دہ تصور کیا جائے ــــ یا

(ب) جو راشی اور بدعنوان ہو یا جس کے متعلق یہ باور کرنے کی معقول وجوہ موجود ہوں کہ وہ راشی اور بدعنوان ہے۔ کیونکہ :-

(۱) اس کی عام شہرت یہ ہے کہ وہ راشی اور بدعنوان ہے یا (۲) وہ یا اس کا کوئی قریبی رشتہ دار یا کوئی اور شخص اس کے ذریعے یا اس کی طرف سے اتنے مالی وسائل کا مالک ہے جس کے متعلق وہ تسلی بخش جواب نہیں دے سکتا یا جس کی جائداد اس کی آمدنی کے معلوم ذرائع سے غیر متناسب ہے یا (۳) اس نے ایسا معیار زندگی اختیار کر رکھا ہے جو اس کی حیثیت اور وسائل کے اعتبار سے بلند تر ہے یا :-

(ج) جو سرکاری ملازموں کے کردار سے متعلق قواعد کی خلاف ورزی کا مرتکب ہوا ہے یا :-

(د) جو نااہل ہے یا نااہل ہو گیا ہے۔ اور اب اس کی صلاحیت کار کے بحال ہونے کا امکان نہیں :-

اسے ان قواعد کے مندرجات کے مطابق برطرف کیا جا سکے گا، ملازمت سے علیحدہ کیا جا سکے گا، اس کا عہدہ گھٹا دیا جائیگا یا اسے جبری طور پر ریٹائر کیا جا سکے گا۔ اس سلسلے میں حکم حاکم مجاز جاری کرے گا۔ لیکن اگر حاکم مجاز کسی ملحقہ محکمے کا سربراہ ہے تو کلاز (الف) میں مندرجہ سرگرمیوں کے بارے میں حکم گورنر کی منظوری کے بغیر جاری نہیں کیا جائیگا۔

تصحیح

مورخہ ۶ رجون ۱۹۵۹ء کے الفضل میں "مشینی کھاد کا استعمال یقینی فائدہ کا موجب ہے" کے زیرعنوان جو مضمون شائع ہوا ہے اس کے پانچویں پیرے کا ذیلی عنوان درج ہونے سے رہ گیا ہے۔ یہ پیرا "کھاد" کے زیرعنوان پڑھا جائے۔ نیز اسی صفحہ پر ہیڈ ماسٹر صاحب تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کی طرف سے جو اعلان شائع ہوا ہے اس کے عنوان میں ایک لفظ سہواً لکھنے سے رہ گیا ہے۔ صحیح عنوان یوں پڑھا جائے:-

"تعلیم الاسلام ہائی سکول میں داخلہ"

کراچی میں مسلسل تین روز گوشت کا ناغہ

کراچی ۶ رجون۔ حکومت نے کراچی میں دو روز کی بجائے ہفتہ میں مسلسل تین روز گوشت کا ناغہ رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔ چنانچہ مارشل لاء کے متعلقہ ضابطہ میں ضروری ترمیم کی جا رہی ہے اور اس سلسلہ میں جلد ہی اعلان کر دیا جائے گا۔

الجزائر کے حریت پسند پچاس سال تک جنگ کرنے کو تیار ہیں

آزاد الجزائری حکومت کے وزیر دفاع عبدالکریم ابوالقاسم کا اعلان

رباط ۶ رجون۔ آزاد الجزائری حکومت کے وزیر دفاع مسٹر کریم ابوالقاسم نے کہا ہے کہ ہم آزادی کے حصول کے لئے فرانس کے ساتھ مزید پچاس سال تک جنگ لڑنے کو تیار ہیں۔

مسٹر ابوالقاسم نے کہا کہ قوم پرست فوج جس کی تعداد ایک لاکھ سے تجاوز کر چکی ہے اب الجزائر کے تمام پہاڑی علاقوں پر قابض ہے۔ اور اسے فرانسیسی فوجوں کے مقابلہ میں پے در پے کامیابیاں حاصل ہو رہی ہیں۔ آپ نے مزید کہا کہ الجزائر کے عوام مذہبی جہاد نہیں کر رہے ہیں۔ وہ سامراج کے خلاف ایک قومی جنگ میں مصروف ہیں۔

الجزائری وزیر دفاع نے کہا کہ ہم فرانس کو اس بات کی ضمانت دینے کے لئے تیار ہیں کہ آزاد الجزائری فرانسیسی اقلیت کو مساوی حقوق دینے پر آمادہ ہے، اور وہ یہ عہد بھی کرنے کو تیار ہے کہ فرانسیسی اقلیت سے بدسلوکی نہیں ہوگی۔

ادھر تیونس وزیراعظم فرانس موسیو دیبرے نے کہا ہے کہ فرانسیسی حکومت قوم پرستوں کے خلاف جنگ جاری رکھنے کا تہیہ کر چکی ہے۔ آپ نے دھمکی دی کہ اگر کسی ملک نے آزاد الجزائر کی حکومت کو تسلیم کیا تو فرانس اس سے سفارتی تعلقات منقطع کر لے گا۔

صدر سکارنو شمالی ویت نام جائینگے

ہانگ کانگ ۶ رجون۔ حکومت انڈونیشیا کے ایک ترجمان نے کل بیان کیا کہ صدر سکارنو جو آجکل امریکہ کا دورہ کر رہے ہیں اپنے موجودہ عالمی دورے کے اختتام پر واپس اپنے ملک جانے سے قبل ۲۰ جون کو شمالی ویت نام جائینگے۔

راجگوپال اچاریہ اپوزیشن پارٹی بنائینگے

مدراس ۶ رجون بھارت کے سابق گورنر جنرل اور کہنہ مشق سیاست دان مسٹر راجگوپال اچاریہ نے نیشنل کنزرویٹو اپوزیشن پارٹی قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے اپنے اس فیصلے کا اعلان کل انہوں نے مدراس کے ایک عام جلسے میں کیا۔

اچاریہ جی نے کہا کہ اپوزیشن پارٹی قائم کرنے سے میرا مقصد یہ ہے کہ موجودہ کانگریسی حکومت کی نقصان رساں پالیسی کے خلاف رائے عامہ بیدار کر سکوں اور قومی زندگی کو موجودہ حکومت کے ناقص نظم ونسق سے نجات دلانے کی کوشش کر سکوں۔ آپ نے کہا کہ موجودہ حکومت نے ۱۹۵۱ء سے اب تک جو ناقص قوانین منظور کرائے ہیں۔ میری پارٹی انہیں منسوخ کرانے کی جدوجہد کرے گی۔ اس پارٹی کا سب سے پہلا کام یہ ہوگا کہ عوام کو موجودہ حکومت کی مطلق العنانی کے خلاف ابھارا جائے۔

ریلوے ویگنوں پر سامان کی نقل وحمل

کراچی ۶ رجون۔ پاکستان ریلویز نے ۳۰ رمئی کو ختم ہونے والے دس روز کے عرصہ میں پینتالیس ہزار سات سو ترانوے ویگنوں پر سامان لادا۔

درخواست دعا

میری بھانجی عزیزہ قدسیہ بنت چوہدری محمد عظیم صاحب بہت بیمار ہے۔ اور میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہے۔ تین چار دفعہ ایکسرے اور خون کا معائنہ ہو چکا ہے۔ لیکن ابھی تک مرض کی قطعی طور پر تشخیص نہ ہو سکی۔

آج صبح فون پر اطلاع ملی ہے کہ بچی کو کل شام ۱۰۷ اور ۸ بجے تک پھر بخار ہو گیا۔ نہایت مخلص اور ذہین بچی ہے۔ سیکنڈ ایر میں تعلیم پا رہی ہے۔ اس کی شدید علالت بہت تشویش کا باعث ہے۔ احباب وخواتین جماعت سے درخواست ہے۔ کہ عزیزہ کی جلد کامل شفایابی اور لمبی کامیاب وبا مراد عمر کے لئے دعا کریں۔

مشتاق احمد باجوہ
(وکیل الزراعت ــ ربوہ)

رُوحانی ترقی کے سات اہم مدارج

(رقم فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ)

حضور اقدس سورۃ المؤمنون کی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں :-

اس سورۃ میں اللہ تعالیٰ روحانی اور جسمانی پیدائشوں کو بالمقابل بیان کر کے پہلے روحانی پیدائش کا ذکر کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ مومن کامیاب ہو گئے جو اوّل اپنی نمازوں میں خشوع و خضوع اختیار کرتے ہیں۔ اور پھر اس سے ترقی کر کے وہ اس مقام تک پہنچ جاتے ہیں کہ ہر قسم کی فضول اور بے فائدہ باتوں سے پرہیز کرنے لگ جاتے ہیں۔ یعنی وہ ان تمام کاموں سے اجتناب اختیار کرتے ہیں جن کا کوئی عقلی فائدہ نظر نہ آتا ہو۔ مثال کے طور پر شطرنج ہے۔ تاش ہے یا اور اس قسم کی کئی کھیلیں ہیں جن سے وقت ضائع ہوتا ہے۔ اسلام ہر مومن کو یہ ہدایت دیتا ہے کہ وہ اس قسم کے لغو کاموں سے بچے اور شطرنج یا تاش یا اس قسم کی دوسری کھیلوں میں حصہ لے کر اپنے وقت کو ضائع نہ کرے۔ ہاں وہ ورزش سے نہیں روکتا۔ کیونکہ یہ انسان کے اندر جرأت اور بہادری اور طاقت پیدا کرتی ہے۔ یا مثلاً مجالس میں بیٹھ کر گپیں ہانکنا ہے، یہ بھی لغو ہے۔ یا مثلاً بیکار زندگی بسر کرنا ہے۔ یہ بھی لغو ہے۔ بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ سارا دن بیکار بیٹھے دوستوں کی مجلس میں گپیں ہانکتے رہتے ہیں۔ اور اس بات کی ذرا بھی پرواہ نہیں کرتے کہ وہ اپنے اوقات کا کس بے دردی کے ساتھ خون کر رہے ہیں۔ ایک شخص کا باپ مر جاتا ہے اور وہ اپنے پیچھے بہت بڑی جائیداد چھوڑ جاتا ہے۔ اب لڑکے کا کام صرف یہی رہ جاتا ہے کہ وہ سارا دن اپنے دوستوں کی مجلس میں بیٹھا رہتا ہے۔ ایک آتا اور کہتا ہے۔ نواب صاحب آپ ایسے ہیں یا لالہ صاحب آپ ایسے ہیں۔ یا پنڈت صاحب آپ ایسے ہیں یا شاہ صاحب آپ ایسے ہیں۔ اور پھر دوسرا تعریف شروع کر دیتا ہے۔ وہ خاموش ہوتا ہے تو تیسرا اس کی تعریف شروع کر دیتا ہے۔ اسی طرح سارا دن یہی شغل جاری رہتا ہے کہ دوست آتے ہیں اور گپیں ہانکتے ہیں۔ اور اس کی تعریفیں کرتے رہتے ہیں۔ اس پر وہ بھی ان کی خوب خاطر تواضع کرتا ہے۔ اگر تھوڑی توفیق ہوئی تو پان الائچی سے تواضع کر دیتا ہے۔ اور اگر زیادہ توفیق ہوئی تو صبح شام ان کو کھانا اپنے دسترخوان پر کھلاتا ہے مگر اس لئے نہیں کہ وہ غریب ہیں۔ اس لئے نہیں کہ وہ بھوکے ہیں۔ اس لئے نہیں کہ وہ ہمدردی کے قابل ہیں۔ بلکہ اس لئے کہ وہ اس کے پاس آ کر بیٹھ جاتے ہیں اور مجلس میں خوشی کے ساتھ دن گزر جاتا ہے۔ اسلام اس قسم کے کاموں کی قطعاً اجازت نہیں دیتا۔ وہ فرماتا ہے مسلمان ہمیشہ لغو کاموں سے بچتے اور احتراز کرتے ہیں۔ وہ کوئی ایسا کام نہیں کرتے اور کوئی ایسا کام ان کو نہیں کرنا چاہیئے جن کا کوئی عقلی فائدہ نہ ہو۔ اور جس سے زندگی بیکار ہو جاتی ہو۔ وہ شخص جو اپنے ماں باپ کی کمائی کھاتا ہے اور خود کوئی کام نہیں کرتا آخر اُسے سوچنا چاہیئے کہ اس کی زندگی کا اُسے کیا فائدہ ہو سکتا ہے۔ یا اس کی قوم کو کیا فائدہ ہو سکتا ہے۔ یہ چیز تو ایسی ہے جس کا اس کی ذات کو بھی کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ اس کی قوم کو بھی کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا اور دنیا کو بھی کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ یہ زندگی محض بیکاری اور عیاشی میں ضائع کرنا ہے۔ اور اسلام اس قسم کی بے کار زندگی کی اجازت نہیں دیتا۔ اگر ایک شخص کو اپنے ماں باپ کے مرنے کے بعد دس کروڑ روپیہ بھی جائیداد میں ملتا ہے تو قرآن کریم کا حکم یہی ہے کہ وہ اتنی بڑی جائیداد کا مالک ہونے کے باوجود اپنے وقت کو ضائع نہ کرے۔ بلکہ اسے قوم اور مذہب کے فائدہ کے لئے خرچ کرے۔ اگر اسے اس قسم کی خدمات کی ضرورت نہیں جن کے نتیجہ میں اسے روٹی میسر آئے تو وہ ایسی خدمات سرانجام دے سکتا ہے جو آنریری رنگ رکھتی ہوں۔ اس طرح وہ بغیر معاوضہ لئے اپنے ملک یا اپنی قوم یا اپنے مذہب کی خدمت کر کے اپنے وقت کو بھی ضائع ہونے سے محفوظ رکھ سکتا ہے اور اپنے اوقات کا صحیح استعمال کر کے اپنے آپ کو نافع الناس وجود بھی بنا سکتا ہے۔

اس ضمن میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا ہے کہ مرد زیور نہ پہنیں۔ وہ ریشم استعمال نہ کریں۔ اسی طرح سونے اور چاندی کے برتن استعمال کرنے سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔ عورتوں کے لئے زیور حرام نہیں۔ مگر ان کے لئے بھی عام حالات میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زیورات کو ناپسند فرمایا ہے۔ گو اس وجہ سے کہ وہ مقام زینت میں ہیں زیورات کا استعمال ان کے لئے جائز ہے۔ مگر اسلام اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ زیورات پر اس قدر خرچ کیا جائے کہ ملک کی اقتصادی حالت کو نقصان پہنچ جائے۔ یا انہیں اس قدر زیورات بنوا کر دیئے جائیں کہ ان میں تفاخر کی روح پیدا ہو جائے یا اس کے نتیجہ میں لالچ اور حرص کا مادہ ان میں بڑھ جائے۔ ان کے لئے زیورات کی اجازت ہے مگر ایک حد کے اندر۔ لیکن مردوں کے لئے زیورات کا استعمال قطعی طور پر حرام قرار دیا گیا ہے۔ اسی طرح وہ برتن جو سونے چاندی کے ہوں ان کا استعمال بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممنوع قرار دیا ہے۔

اس ضمن میں وہ اشیاء بھی آ جاتی ہیں جو عام طور پر محض زینت یا تفاخر کے لئے امراء اپنے مکانوں میں رکھتے ہیں۔ میں نے دیکھا ہے بعض لوگ اپنی کوٹھیوں کی زینت کے لئے ایسی ایسی چیزیں خرید لیتے ہیں جن کا کوئی بھی فائدہ نہیں ہوتا۔ مثلاً بعض لوگ چینی کے پرانے برتن خرید کر اپنے مکانوں میں رکھ لیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہم نے ایک بڑی قیمتی چیز خریدی ہے۔ یورپین لوگوں میں خصوصیت کے ساتھ یہ نقص ہے کہ وہ پانچ پانچ دس دس ہزار روپیہ اس قسم کے برتن خریدنے پر صرف کر دیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ یہ وہ برتن ہیں جو آج سے اتنے ہزار سال پہلے کے ہیں۔ یا پرانے قالین بڑی قیمت پر خرید کر اپنے مکانوں میں لٹکا لیتے ہیں۔ حالانکہ ویسے ہی قالین پچاس ساٹھ روپیہ میں آسانی سے مل جاتے ہیں لیکن محض اس لئے کہ وہ لوگوں کو یہ جتا سکیں کہ یہ قالین فلاں بادشاہ کا ہے یا فلاں زمانہ کا ہے۔ وہ بہت کچھ روپیہ اس کے خریدنے پر برباد کر دیتے ہیں۔ اسلام کے نزدیک یہ سب لغو چیزیں ہیں اور ان میں کوئی حقیقی فائدہ نہیں۔ کیونکہ صرف دولت کے اظہار کے لئے لوگ ان چیزوں کو خریدتے اور اپنے روپیہ کو برباد کرتے ہیں۔ میں تو سمجھتا ہوں کہ یورپین لوگوں کو اگر آج پتہ لگے کہ کسریٰ کا قالین ان کو مل رہا ہے تو شاید اس کے لئے وہ ایک کروڑ روپیہ بھی دے دیں۔ لیکن مسلمانوں کے نزدیک اس کی اتنی حیثیت تھی کہ ایک جنگ میں کسریٰ نے کہا کہ مسلمان افسر میرے پاس لائے جائیں۔ میں ان کے ساتھ خود بات چیت کرنا چاہتا ہوں۔ اس پر صحابہ کا ایک وفد اس کے پاس گیا۔ اور ان کے سردار اپنے بھدّے جوتوں کے ساتھ قالین پر اپنا نیزہ مارتے ہوئے اس کے پاس پہنچے۔ بادشاہ ان کی اس حرکت کو دیکھ کر حیران ہو گیا۔ اور کہنے لگا آپ لوگوں میں کوئی تمیز ہی نہیں۔ حالانکہ حقیقت یہ تھی کہ وہ بادشاہ ہو کر بھی قالین کی عزت کرتا تھا اور مسلمان غریب ہو کر بھی صرف خدا کی عزت کرتا تھا۔ اور کسریٰ کے پاس ہونے کی وجہ سے قالین اس کی نظروں میں کوئی عزت نہیں رکھتا تھا۔ وہ صرف اس چیز کی عزت کرتا تھا جس کی خدا عزت کرتا تھا۔ غرض رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان ساری باتوں کو عملاً ناجائز قرار دیا ہے۔ اور فرمایا ہے کہ مومن کا یہ کام نہیں کہ ان لغو کاموں میں اپنے وقت کو ضائع کرے اور اس قسم کی بیکار چیزوں پر اپنے روپیہ کو برباد کرے۔

آجکل کے لحاظ سے سینما اور تھیٹر وغیرہ بھی اس حکم کے نیچے آ جائیں گے کیونکہ سینما اور تھیٹروں وغیرہ پر بھی ملک کی دولت کا ایک بہت بڑا حصہ ضائع ہوتا ہے۔ یورپ کی آزاد حکومتیں جو اپنی اقتصادی ترقی کے لئے ہمیشہ کوشش کرتی رہتی ہیں۔ ان کی تو یہ حالت ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ سینما اور تھیٹر بناتی ہیں تا کہ وہ لوگ جو سینماؤں کی کمی کی وجہ سے اس تعیّش سے محروم ہیں وہ بھی اس میں حصہ لے سکیں اور ان کی دولت اور ان کا وقت بھی اس پر صرف ہو۔ لیکن اسلام قطعی طور پر ان تمام چیزوں کو جو بنی نوع انسان کے لئے مفید نہیں بند کرتا ہے اور کہتا ہے کہ ہم ان کی اجازت نہیں دے سکتے۔ اگر اسلام کے ان احکام پر پوری طرح عمل کیا جائے تو امراء کی ظاہری حالت بھی ایک حد تک مساوات کی طرف لوٹ آئے۔ کیونکہ ناجائز کمائی کا ایک بڑا محرک ناجائز اور بے فائدہ اخراجات ہی ہوتے ہیں۔

اس طرح ھم عن اللغو معرضون میں اس طرف بھی توجہ دلائی گئی ہے کہ حقیقی مومن صرف لغو کاموں سے ہی نہیں بچتے بلکہ لغو خیالات سے بھی بچنے کی کوشش کرتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جن لوگوں کو لغو خیالات کی عادت ہوتی ہے انہی کے دلوں میں نماز پڑھتے وقت قسم قسم کے خیالات آتے رہتے ہیں جن کی وجہ سے ان کی توجہ میں انتشار پیدا ہو جاتا ہے۔ اگر وہ لغو خیالات اپنے دل و دماغ میں پیدا ہی نہ کریں۔ اور اگر پیدا ہوں تو ان کو روکنے کی کوشش کریں تو کوئی وجہ نہیں کہ وہ اس میں کامیاب نہ ہوں۔ لیکن دیکھا گیا ہے کہ کئی لوگ محض شیخ چلی جیسے خیالات کے چکر میں پھنسے رہتے ہیں حالانکہ ان کا کچھ بھی فائدہ نہیں ہوتا۔ ایسے خیالات جو محض ظنّی اور قیاسی ہوں ان میں مشغول ہونے کے لئے اپنے نفس کو ہرگز اجازت نہیں دینی چاہیئے۔ اس سے ایک اور نقص بھی پیدا ہوتا ہے کہ جب کوئی شخص بے کار خیالات میں اپنے دماغ کو لگا دیتا ہے تو پھر وہ معقول باتوں کی طرف توجہ کرنے کے قابل ہی نہیں رہتا۔ پس لغو خیالات اور لغو افکار سے اپنے دل و دماغ کو صاف کر کے انہیں اعلیٰ اور مفید خیالات کی طرف متوجہ رکھنا چاہیئے تا کہ قوت فکر ترقی کرے اور دماغ جو اللہ تعالیٰ کی ایک بہت بڑی نعمت ہے وہ ماؤف نہ ہو۔

پھر بتایا کہ مومن اس سے بھی ترقی کر کے اس مقام پر پہنچ جاتے ہیں کہ اپنے اموال غرباء کی ترقی کے لئے ہمیشہ خرچ کرتے رہتے ہیں۔ درحقیقت اسلام اسی نظریہ کا حامل ہے کہ دنیا میں جس قدر